(S_1996_8_32_34)

سپریم کورٹ رپورٹس [1996] .Supp 8 ایس سی آر۔

ننگے گوڑا

بنام

لنگے گوڑا اور دیگران

28 اکتوبر 1996

[کے۔ راما سوامی اور جی۔ بی۔ پٹنائک، جسٹسز]

ضابطہ دیوانی، 1908:

دفعہ 100۔تقسیم کا مقدمہ۔آبائی جائیداد کے بعد مدعی کے بھائیوں اور والد کے درمیان تقسیم۔ اس کے بعد بھائیوں کے درمیان تقسیم ہوئی۔ ہائی کورٹ نے غلط طریقے سے ایک مسئلہ تیار کیا کہ آیا جائیداد فروخت کے طور پر خریدی گئی تھی۔ ہائی کورٹ کی طرف سے ثبوتوں کی تعریف پہلی اپیلیٹ عدالت کے ذریعہ ریکارڈ کردہ حقائق کے نتائج کو تبدیل کرنے کے لئے غیر ضروری ہے۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 14578 آف 1996۔

1990 کے آر۔ایس۔اے نمبر 350 میں کرناٹک ہائی کورٹ کے 95-2-14 کے فیصلے اور حکم سے۔

درخواست گزار کی طرف سے چندر شیکھر، پی۔ پی۔ سنگھ۔

جواب دہندگان کے لئے پی۔آر۔رمیش۔

عدالت کا درج ذیل حکم دیا گیا:

اجازت دے دی گئی۔

ہم نے دونوں فریقوں کے ماہرین کی بات سنی ہے۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل کرناٹک ہائی کورٹ کے 14 فروری 1995 کو آر۔ایس۔اے نمبر 350/90 میں دیے گئے فیصلے اور فرمان کے خلاف ہے۔

تسلیم شدہ موقف یہ ہے کہ درخواست گزار کے والد چلنے گوڑا کے علاوہ چار بھائی تھے، جن میں لنگے گوڑا، ہالا گوڑا، بالے گوڑا اور چنیاہ شامل ہیں۔ درخواست گزار (مدعا علیہان 8 اور 7) چنے گوڑا کے بیٹے ہیں۔ پہلا مدعا علیہ لنگے گوڑا کا بیٹا ہے۔ بول گوڑا تیسرے مدعا علیہ ہیں اور چلنے گوڑا دوسرے مدعا علیہ ہیں۔ بول گوڑا کے بیٹے مدعا علیہ نمبر 4 سے 6 ہیں۔ درخواست گزار نے اپنے لقب کے اعلان اور تمام مدعا علیہان کے خلاف حکم امتناع کے لئے مقدمہ دائر کیا تھا تاکہ انہیں اس کے قبضے میں مداخلت کرنے سے روکا جاسکے۔ یہ ان کی مخصوص دلیل ہے کہ یہ جائیداد آبائی ملکیت تھی اور 1936 سے پہلے ان کے والد کے پانچ بھائیوں کے درمیان ملاقاتوں اور حدود کے لحاظ سے تقسیم تھی۔ اس کے بعد، 1936 میں، اپیل کنندہ اور اس کے بھائیوں، مدعا علیہان 7 اور 8 کے درمیان مزید تقسیم ہوئی اور مقدمہ کی زمین اس کے حصے میں آگئی تھی اور تب سے وہ اس کے قبضے میں ہے اور اس سے لطف اندوز ہو رہا ہے۔ 1968 کے بعد سے، مدعا علیہان نے اس کے لقب کو چھپانے کے لئے اس کے قبضے میں مداخلت کرنا شروع کر دی۔ آخر کار، ایک اعلان کے لئے مقدمہ دائر کیا گیا۔ پہلے مدعا علیہ نے تحریری بیان میں اپنا دفاع پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ جائیداد اصل میں مدعا علیہ نمبر 1 کی دادی، اپیل کنندہ کے والد اور دیگر کی تھی۔ ان کی وفات کے بعد یہ جائیداد ان کے سپرد کر دی گئی۔ جب سے وہ مشترکہ طور پر اس جائیداد پر قابض تھے اور اس سے لطف اندوز ہو رہے تھے، تب سے اپیل کنندہ کے والد چنے گوڑا نے سال 1929-30 میں دھوکہ دہی سے ریونیو ریکارڈ میں تبدیلی کی ہے۔ لہذا، یہ

انہیں باندھتا نہیں ہے۔ٹرائل کورٹ نے مقدمہ خارج کر دیا۔اپیل پر اپیلٹ کورٹ نے حکم نامے کو تبدیل کرتے ہوئے مقدمہ کا فیصلہ سنایا۔دوسری اپیل میں ہائی کورٹ نے اپیلٹ کورٹ کے حکم نامے میں مداخلت کی اور ٹرائل کورٹ کے حکم کی توثیق کی۔دوسرے لفظوں میں، مقدمہ اب خارج کر دیا گیا ہے۔لہٰذا یہ اپیل خصوصی اجازت کے ذریعے کی گئی ہے۔

ریکارڈ سے یہ دیکھا جا سکتا ہے اور اس سے اختلاف نہیں کیا جا سکتا کہ ہائی کورٹ نے یہ نتیجہ ریکارڈ کیا ہے کہ مدعا علیہان 1 اور 2، اپیل کنندہ کے والد وغیرہ کے درمیان تقسیم ہوئی تھی اور نیچے دی گئی عدالتوں نے مدعا علیہان کی دادی ہچما سے جانشینی کی درخواست مسترد کر دی ہے۔اپیلیٹ کورٹ کے ساتھ ساتھ ہائی کورٹ نے اس نتیجے کو قبول کیا کہ پہلے مدعا علیہ اور اس کے بھائیوں کے درمیان پہلے سے تقسیم تھی۔ڈی ڈبلیو-12 کے طور پر پہلے مدعا علیہ نے اعتراف کیا کہ اپیل کنندہ اور اس کے بھائیوں، مدعا علیہان 7 اور 8 کے درمیان تقسیم ہوئی تھی اور یہ کہ وہ قبضے اور لطف اندوز تھے اور ان کی متعلقہ جائیدادوں کو ملاقاتوں اور حدود کے ذریعہ تقسیم کیا گیا تھا۔اس میں بھی کوئی اختلاف نہیں ہے کہ سال 30-1929 میں درخواست گزار کے والد کے نام پر زمینوں کی منتقلی ہوئی تھی۔اپیلیٹ کورٹ کی جانب سے ریکارڈ کیا گیا نتیجہ یہ ہے کہ تمام بھائیوں کی جانب سے ایکٹریکٹ 24 کے تحت دستخط شدہ مشترکہ درخواست پر درخواست گزار کے والد کے نام پر جائیداد تبدیل کی گئی تھی۔30-1929 سے لے کر آج تک درخواست گزار کے والد کے نام پر کی گئی تبدیلی کو چیلنج کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی گئی۔اس طرح، یہ حقائق حتمی طور پر ثابت کرتے ہیں کہ اپیل کنندہ کے والد سمیت پانچ بھائیوں کے درمیان پہلے سے تقسیم ہوئی تھی اور اس کے بعد ضروری ہے کہ سادہ شیڈول جائیداد مدعی کے والد کے حصے میں آ گئی ہو اور مشترکہ درخواست کے مطابق تبدیلی عمل میں لائی گئی، جو سال 30-1929 میں درج کی گئی تھی۔نتیجتاً، پانچ بھائیوں کے درمیان ملاقاتوں اور حدود کے لحاظ سے تقسیم ہوئی اور یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ ہائی کورٹ نے اسے اعتراف کے طور پر قبول کیا تھا۔پہلے مدعا علیہ کی جانب سے ڈی ڈبلیو-12 کے طور پر اعتراف کے پیش نظر کہ اپیل کنندہ اور اس کے بھائیوں کے درمیان مزید تقسیم ہوئی تھی، لازمی طور پر وہی زمینیں اپیل کنندہ کے نام پر کھڑی تھیں۔ہائی کورٹ نے غلط طریقے سے یہ مسئلہ تیار کیا کہ آیا اپیل کنندہ نے جائیداد فروخت کر کے خریدی ہے یا نہیں۔یہ کسی بھی فریق کا معاملہ نہیں ہے کہ اس نے جائیداد خریدی تھی۔یہ آبائی جائیداد ہے جس کے بعد مدعی کے بھائیوں اور والد کے درمیان تقسیم ہوئی تھی اور بھائیوں کے درمیان تقسیم کے ذریعہ والد کی وفات کے بعد مزید کامیابی حاصل کی گئی تھی۔اس طرح اس نے جائیداد کا

مالکانہ حق حاصل کیا۔لہٰذا سی پی سی کی دفعہ 100 کے تحت ہائی کورٹ کی جانب سے ثبوتوں کی تعریف کرنا غیر ضروری ہے اور پہلی اپیلیٹ کورٹ کے ذریعے ریکارڈ کیے گئے حقائق کو حتمی عدالت کے طور پر تبدیل کرنا غیر ضروری ہے۔لہذا، جواب دہندگان کو اس کے قبضے میں مداخلت کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔اس کے مطابق اپیلٹ کورٹ کے حکم نامے کو بحال کیا جاتا ہے اور ہائی کورٹ کے حکم نامے کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔مقدمہ دعا کے مطابق طے کیا گیا ہے۔

اس کے مطابق اپیل کی اجازت دی جاتی ہے۔کوئی قیمت نہیں۔

جی این۔

اپیل کی اجازت ہے۔

Sheikh Javiad Alam
I am the author of this document

15.07.24